TQ Lesson 249 Surah Mumin 23-46 tafsir

آپ دیکھئے کہ آج کا ہمارا سبق آیت نمبر 23 سے لے کر 46 تک ہے لیکن 23 سے لے کر 55 تک ایک مضمون ہے اور مضمون کس کا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی سرگذشت اللہ تعالیٰ پیش کر رہے ہیں اور کیوں پیش کر رہے ہیں؟ اس لئے کہ حضرت محمد ﷺ جب رسول بنا کر بھیجے گئے تو اہل مکہ نے حضرت محمد ﷺ کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ تاریخ میں سے ایک ایسی قوم کی مثال دیتے ہیں جو قوم قوت شوکت تعمیر تمدن کے اعتبار سے بڑی برتر اور عالی قوم تھی اور اس قوم کے پاس اللہ تعالی نے بڑے جلیل القدر پیغمبر کو بھیجا تھا اور وہ کون تھے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ اور قوم کون سی تھی؟ فرعون کی قوم اور پھر بنی اسرائیل کے لوگ تو لوگوں نے کیا کیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجنے کا مقصد کیا تھا کہ فرعون کی غلامی سے آزادی بھی دلائی جائے اور اس کے ساتھ ایک اللہ کی عبادت پر لوگوں کو جمع کیا جائے اور آپ پڑھیں گی کہ اس مثال کو اس کہانی کو پیش کرنے کا مقصد کیا ہے کہ اس قوم کے لوگ بھی سردار تھے مکہ کے ،قریش کے لوگ بھی سردار اور بڑے امیر تھے تو اللہ تعالیٰ یہ بات بتانا چاہتے ہیں کہ اہل مکہ میں بھی جیسے ابو جہل ہے عتبہ ہے امیہ بن خلف ہے بڑے بڑے سردار گزرے لیکن یہ جو سردار تھے اور یہ جو تھے فرعون ہامان قارون تو ان کی کیا بات ہے تو اِن کے باغیچے دیکھیں اُن کی سرداریاں دیکھیں تو گویا کہ یہاں پہ اللہ رب العزت جو ہے ایک طرف رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو تسلی دے رہے ہیں کہ قریش کے جو فرعون ہیں ہامان اور قارون ہیں ان کا بھی وہی حال ہوگا جو کہ پچھلوں کا ہوا تو کیا فرمایا آغاز ہی بڑا زبردست ہے اور اللہ رب العزت کہتے ہیں

آیت نمبر 23۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ

ترجمہ۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیوں اور دلیلِ روشن کے ساتھ بھیجا

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا اور بے شک ہم نے بھیجا جیسے اے محمد ﷺ آپ کو بھیجا اسی طرح ہم نے بھیجا تھا کسے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کواور کیسے بھیجا؟ **بِآيَاتِنَا** ساتھ اپنی نشانیوں کے تو اللہ تعالی نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو ایسے تھوڑی بھیجا تھا نشانیوں کے ساتھ بھیجا تھا اور وہ نشانیاں کون سی تھی ؟ تسع آیات 9 نشانیاں ان کا ذکر آپ پڑھ چکی ہیں اور ان 9 نشانیوں میں دو بڑے واضح معجزات تھے جو شروع میں ان کو دئیے گئے تھے ایک تھی عصا اور دوسرا تھا ید بیضا اور قوم تھی قبطی قوم جن کا بادشاہ تھا فرعون اور بڑا ظالم اور جبار بادشاہ تھا اور رب اعلیٰ ہونے کا اس نے دعویٰ کیا تھا اب کیا ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالی نے اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا **بِآيَاتِنَا** اپنی نشانیاں کوئی معمولی نشانیاں تھوڑی تھیں اللہ کی نشانیاں اور کیا فرمایا **وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ** اور دلیلِ روشن کے ساتھ تو اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب بھیجا تو ایسے تھوڑی بھیج دیا اٹھا کر بلکہ کیا ہے کہ دلیلِ روشن اور دلیلِ روشن کا کیا مطلب ہے؟ کھلی نشانیاں اور جس سے مراد بعض لوگ کیا لیتے ہیں کہ ید بیضا اور پھر عصا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

جب پہلی دفعہ دربار میں گئے تو یہ دو نشانیاں ان کے پاس تھیں تو اب آپ ذرا تصور کریں اور ذرا آپ سوچیں تو سہی کہ اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھلی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہاں پہ ہے؟

آیت نمبر 24- اِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ

ترجمہ- فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف اپنے نشانیوں اور نمایاں سندِ ماموریت کے ساتھ بھیجا، مگر انہوں نے کہا "ساحر ہے، کذاب ہے"

اِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ اب تین لوگوں کا ذکر کیا ہے اہلِ مکہ کو سمجھایا جارہا ہے اور ساری دنیا کے فرعون جو ہیں ہر دور کا ایک فرعون ہوتا ہے تو ان کو سمجھایا جارہا ہے اور اس کے ساتھی ہوتے ہیں پھر ہامان اور قارون جیسے لوگ۔ **اِلَىٰ فِرْعَوْنَ** طرف بھیجا تھا فرعون کے جو **اکفرالکافرین** تھا۔ قبطی قوم میں سے تھا اور ویسے بھی سورج کے پجاری تھے وہ لوگ۔ تو وہ کہتے تھے کہ یہ سورج کا اوتار ہے اور **وَهَامَانَ** اور ہامان تو ہامان کون ہے؟ اس کے بارے میں آپ پہلے بھی پڑھ چکی ہیں کہ ہامان فرعون کا وزیرِ تعمیرات تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو ایک اللہ کی دعوت دی (توحید کی دعوت)تو فرعون نے ہامان سے کہا تھا کہ ہامان ذرا اینٹیں تو پکوا کر ایک اونچی عمارت بناؤ آپ آج کے سبق میں اس کو پڑھیں گے تاکہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خدا کو دیکھ سکوں تو دوسرا جس کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا گیا یہ کون ہے؟ ہامان ہے تو گویا کہ فرعون کے ہاں اس کا بڑا ایک درجہ تھا اور اس کا ایک بڑا مقام تھا ہامان کا کوئی معمولی نہیں تھا یہ بھی کیا تھا؟ ایک بہت بڑا لیڈر تھا اور تیسرا ذکر ملتا ہے قارون کا یہ کون تھا؟ **وَقَارُونَ** اور قارون کے بارے میں کیا آتا ہے کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کزن تھا چچیرا بھائی اور موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کے بعد یہ تورات کا سب سے بڑا عالم تھا بے اندازہ مال و دولت کا یہ مالک تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اس سے زکوٰۃ اور انفاق کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کیا اور کہنے لگا کہ اس میں اللہ کے فضل کی کیا بات ہے یہ دولت تو میں نے اپنے تجربے کی بنیاد پر حاصل کی ہے اور پھر مخالفت اتنی بڑھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ چھوڑ کر فرعونیوں کے ساتھ مل گیا اور وقت کی کرسی اور وقت کی دولت کا نشہ ایسا ہوتا ہے کہ بعض اوقات اپنے بھی بیگانے ہو جاتے ہیں علم رکھنے والے بھی وقت کے سورج کی پوجا کرنے لگتے ہیں ساتھ مل جاتے ہیں۔ تو اسی طرح یہ بھی مل گیا اللہ تعالیٰ نے اس کو سب خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اس طرح قارون کو بھی بڑی عبرتناک سزا ملی تو یہاں بھی یہ بات بتائی جارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو روشن نشانیاں دے کر بھیجا فرعون کی طرف ہامان کی طرف اور اس کے بعد قارون کی طرف ان تینوں کی طرف بھیجا اور اب آپ دیکھیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بیینات لے کر گئے ہیں اور بیینات جو ہے **بین** کی جمع ہے ایسی دلیل کو کہتے ہیں جس کے سامنے فریق ثانی لا جواب ہو جائے اور پھر بیینات سے کیا مراد ہے وہ تمام معجزے جو اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو دیئے قرآن کی آیات بھی اور وہ سارے عقلی دلائل جو پیغمبر پیش کرتا ہے تو اب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جا کر ان کو دعوت دی ہے اور دعوت کو سن کر یہ کیا کہتے ہیں ؟ **فَقَالُوا** پس وہ بولے **سَاحِرٌ كَذَّابٌ** جادوگر جھوٹا اب آپ

دیکھئے کہ **فَقَالُوا** یہ کہنے والے کون تھے؟ یہ تینوں کے تینوں۔ اب تینوں نے یہ کہا کہ **سَاحِرٌ كَذَّابٌ** اور بعض یہ کہتے ہیں کہ فرعون نے یہ کہا تو گویا کہ یہ فرعون تھا جس نے کہا معجزے کا انکار کیا۔ تو بعض کہتے ہیں کہ نہیں صرف فرعون نے نہیں بلکہ ہامان بھی اور قارون بھی اس کے ساتھ مل گئے تھے وہ بھی اس کے ساتھی تھے تینوں نے کہا **سَاحِرٌ** اور ساحر کون ہوتا ہے؟ جادوگر کو کہتے ہیں اور جادو کیا ہوتا ہے؟ جادو سے حقیقت بدلتی نہیں ہے لیکن تخیل بندی کر دی جاتی ہے اور محسوس ایسا ہوتا ہے کہ حقیقت بدل گئی ہے اور اب کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی باتیں دل پر اثر کرتی تھیں تو الزام کیا دیا **سَاحِرٌ** اور اہل مکہ نے رسول اللہ کو کیا الزام دیا **سَاحِرٌ** کا الزام دیا دوسرا الزام ان کا کیا تھا **كَذَّابٌ** جھوٹا اور یہی الزام اہل مکہ نے دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

آیت نمبر 26۔ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

ترجمہ۔ پھر جب وہ ہماری طرف سے حق ان کے سامنے لے آیا تو انہوں نے کہا "جو لوگ ایمان لا کر اس کے ساتھ شامل ہوئے ہیں ان سب کے لڑکوں کو قتل کرو اور لڑکیوں کو جیتا چھوڑ دو" مگر کافروں کی چال اکارت ہی گئی

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بس جب پہنچا ان کے پاس **بِالْحَقِّ** حق لے کر **مِنْ عِنْدِنَا** ہمارے پاس سے تو اب آپ دیکھ لیجئے کہ اب ان کا ساحرکہنا اور ان کا جادوگر کہنا اور دوسری طرف کیا ہے کہ ان کے پاس ہماری طرف سے حق لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پہنچے تو گویا کہ حق کہیں ایسے ہی نہیں تھا بلکہ کیا تھا اللہ اس کائنات کا سب سے بڑا حق ہے کائنات کی سب سے بڑی سچی حقیقت اللہ کی ذات ہے تو اللہ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو حق دیا تھا تو وہ اس حق کو لے کر ان کے پاس گئے۔ **قَالُوا** تو انہوں نے کہا **اقْتُلُوا** قتل کر دو اس کو **اقْتُلُوا** آیا ہے کیا ہے کہ قتل کر دو اب کس کو قتل کرنا ہے؟ یہاں پہ جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے کہ ان سب کو قتل کر دو اور وہ کون ہیں؟ **أَبْنَاءَ** بیٹے۔ ابن ایک بیٹا ہوتا ہے **أَبْنَاءَ** زیادہ ہیں تو بیٹوں کو قتل کر دو **الَّذِينَ** ان لوگوں کے جو **آمَنُوا** ایمان لائے ہیں **مَعَهُ** اس کے ساتھ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو بھی ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دیا جائے **وَاسْتَحْيُوا** اور زندہ رہنے دو اب آپ دیکھ لیں کہ اس کی دوسری تدبیر کیا تھی **وَاسْتَحْيُوا** یہ بھی امر کا صیغہ ہے اور **اقْتُلُوا** بھی امر کا صیغہ ہے اور **وَاسْتَحْيُوا حیّ سے ہے** اس کا مادہ کیا ہے؟ **(ح ی ی)** زندگی سے ہے اور یہاں پر زندگی مانگنا تو **اسْتَحْيُوا** یہ جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے کہ تم جیتی رہنے دو تم زندہ رہنے دو تم زندہ چھوڑ دو **نِسَاءَهُمْ** ان کی عورتیں ان کی بیٹیاں تو لڑکوں کو قتل کرنا ہے اور ان کی جو لڑکیاں ہیں جو کل عورت بن جائیں گی ان کو زندہ رہنے دینا ہے تو یہ تھی فرعون کی تدبیر اور اس کے ساتھ اور کون ملے ہوئے تھے ہامان بھی ساتھ تھا اور اس کے ساتھ قارون بھی ساتھ تھا تو تینوں کی طرف نسبت ہے تینوں کی طرف آپ رسول بنا کر بھیجے گئے تھے **وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ** اور نہیں تھی تدبیر کافروں کی **إِلَّا فِي ضَلَالٍ** "مگر میں گمراہی" اب یہاں پر کیا بات بتائی جا رہی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو گئے تھے ان کو سمجھانے کے لئے اور الٹا ہوا کیا کہ فرعون نے اور اس کے ساتھیوں نے بڑی شدومد سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اور

انکار کیسے کیا؟ کہ کہا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے فرعون نے کہا تو یاد رکھیے کہ فرعون اہلِ مصر کے جو بادشاہ تھے ان کا ایک لقب تھا جو بھی بادشاہ بنتا تھا اس کو فرعون کا لقب مل جاتا تھا جیسے **قیصر** یہ بھی ایک لقب ہے جیسے **امیر المومنین** مسلمانوں کا جو بھی امیر بنتا ہے اسکا لقب ہے۔ اب یہ کہ خواب کسی اور فرعون نے دیکھا تھا اور اس نے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے ہی یہ آفت شروع کر دی تھی یہ تدبیر چلنی شروع کر دی تھی کہ جو بھی بیٹے پیدا ہوں ان کو قتل کر دیا جائے اب حضرت موسیٰ علیہ السلام بچ چکے ہیں اس قتل سے اب وہ بڑے ہو چکے ہیں اب وہ مدین سے واپس آئے ہیں اب وہ **وادی ایمن** سے گزر کر آئے ہیں اور رسول بنائے جا چکے ہیں ان کو معجزات مل چکے ہیں فرعون کے دربار میں جا چکے ہیں۔ تو اب یہ کوئی اور فرعون ہے لیکن سلسلہ وہی چل رہا ہے تو بہرحال اس نے یہ تدبیر اختیار کی اور تدبیر کیا تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل ہی کر دیا جائے اور ساتھ اللہ تعالیٰ اس پر تبصرہ کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے **ذکور** کو قتل کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی(**ذکور** کا کیا مطلب ہے؟ مجھے اجازت ہے نا اس طرح کی لفظ بولنے کی اس لئے کہ ماشاء اللہ آپ کو پتہ ہی ہے مذکر سے **ذکور** ہے) تاکہ بنی اسرائیل کو کنٹرول کیا جائے اور اگر کسی قوم کے جو لڑکے یا مرد ان کو قتل کر دیا جائے تو قوم کی تعداد نہیں بڑھتی آپ دیکھ لیں آج بھی اور ہر دور میں عورتوں کی تعداد زیادہ رہی ہے اور مردوں کی تعداد کم رہی ہے تو یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی کہ بنی اسرائیل کی تعداد کو کنٹرول کیا جائے تاکہ وہ زیادہ ہو کر قبطیوں کے اقتدار کے لئے خطرہ نہ بن جائے تو اس طرح وہ بنی اسرائیل کو آگے نہیں آنا دینا چاہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے کیا کہا **وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ** اور نہیں تھی تدبیر کافروں کی **کافر** کی جمع **كَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ** مگر گمراہی کی تو اب کیا ہے کہ سارے لڑکوں کو اس لئے قتل کیا کہ موسیٰ میری حکومت کا خطرہ ہے اور اللہ تعالیٰ کیا کہتے ہیں جس سے خطرہ تھا وہی حقیقت بن کر سامنے آگئی کہ جس موسیٰ سے فرعون کی سلطنت کی خیر نہیں تھی اور فرعون تباہ و برباد ہوا اور وہی موسیٰ اس کی سلطنت کو اٹھانے کا ذریعہ بنا تو یہ بات بتائی جا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کیا کہہ رہے ہیں کہ کافروں کی تدبیر بے اثر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام غالب آئے کیسے غالب آئے کہ بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرنے کا جو حکم دیا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو کیا کہا تھا؟ دو حکم دیئے تھے صندوق میں اس کو ڈالنا اور سمندر کی لہروں کے سپرد کر دینا **فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ"(39۔ طٰہٰ)** اچھا پھر اس کے بعد کیا حکم دیا تھا غم نہ کرنا اور صبر کرنا پریشان نہ ہونا ہم اس کو دوبارہ تمہارے سے ملا دیں گے۔ تو یہ تھی اللہ کی تدبیر کہ ہم اس کو فرعون کے دربار میں پلوائیں گے اور تمہیں دلوا دیں گے ماں بن کر تمہیں تو پالنا ہی تھا لیکن اب پالنے کی تمہیں اجرت بھی ملے گی تمہیں مزدوری بھی ملے گی تو یہ تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر اور ان کی نبوت سے پہلے ہی یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے ان کی والدہ سے کہی تھی اور آپ پیچھے پہلے پڑھ چکی ہیں سورت القصص وغیرہ میں مختلف سورتوں میں تو اب یہاں پر بھی یہ ہے کہ کافروں کی جو تدبیر ہے وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اللہ جس کو بچانا چاہے اس کو کوئی چکھ نہیں سکتا۔ تو اب کیا ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے بھی بنی اسرائیل کے بہت سے لڑکوں کو قتل کر دیا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے اور جو **قتل غلمان** کا قانون تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی زد میں نہ آئے۔ اب پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کے بارے میں گفتگو ہو رہی ہے پہلے کب گفتگو ہوئی تھی؟ ان کی پیدائش سے بھی پہلے۔

آیت نمبر 26۔ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ

ترجمہ۔ ایک روز فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا "چھوڑو مجھے، میں اِس موسیٰ علیہ السلام کو قتل کیے دیتا ہوں، اور پکار دیکھے یہ اپنے رب کو مجھے اندیشہ ہے کہ یہ تمہارا دین بدل ڈالے گا، یا ملک میں فساد برپا کرے گا"

اب یہ پیغمبر بن چکے ہیں تو اب پھر قتل کی گفتگو ہو رہی ہے **وَقَالَ فِرْعَوْنُ** ۖ اور کہا فرعون نے **ذَرُونِي** مجھے چھوڑ دو کس لئے؟ **أَقْتُلْ مُوسَىٰ** میں قتل کر دوں گا موسیٰ کو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہتا ہوں **وَلْيَدْعُ رَبَّهُ** اور اسے چاہئے کہ وہ بلائے اپنے رب کو۔ تو اب آپ دیکھ لیجئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آکر جب فرعون کے دربار میں دعوت دیتے ہیں اور اس وقت فرعون اتنا حواس باختہ ہو جاتا ہے اتنا مبہوت اور پریشان ہو جاتا ہے تو کیا کہتا ہے فرعون؟ فرعون یہ کہتا ہے کہ اے درباریوں مجھے اجازت دو کہ میں اس کو قتل کر دوں **ذَرُونِي** اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فرعون تو خود **اکفر الکافرین** اور بادشاہ تھا اس کو درباریوں سے اجازت لینے کی کیا ضرورت پیش آئی **ذَرُونِي** چھوڑو مجھے، کسی نے پکڑا ہوا تو تھا نہیں وہ تو جو چاہے کرتا تھا تو ایسا اس نے کیوں کہا؟ اصل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دعوت دی اور وہ روشن نشانیاں ان کے پاس تھیں تو فرعون جو تھا بوکھلا گیا سمجھ گیا کہ یہ اکیلا نہیں ہے اس کی پشت پر کسی کی طاقت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو جا کر کہا بھی تھا کہ مجھے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور بڑے اعتماد سے دعوت کو پیش کیا تھا اس لئے فرعون بوکھلا گیا اور ویسے بھی عصا اور ید بیضا کے معجزے تھے وہ اہل دربار نے بھی دیکھے اب اہل دربار بھی مرعوب ہو چکے تھے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سچائی کے قائل ہو چکے تھے اور آپ یاد رکھیں کہ جب بھی سچائی اٹھتی ہے حق اٹھتا ہے کھڑا ہو جاتا ہے تو وہ ننگی تلوار بن جاتا ہے للکارتا ہے اور اگر دنیا اس کو قبول نہ بھی کرے کچھ لوگ ضرور ہوتے ہیں جو قبول کر لیتے ہیں کیونکہ منہ سے انکار بھی کریں دل قائل ہو جاتا ہے اب کیا ہوا کہ اب فرعون بوکھلایا ہوا ہے اور کیونکہ قوم اس کو خداسمجھتی تھی اب وہ براہ راست حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی زد میں تھا **أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ** ۖ اور کہتا ہے میں قتل کر دوں گا موسیٰ کو اور اسے چاہئے کہ بلائے اپنے رب کو تو پھر اس کے ساتھ ہی کیا کہتا ہے کہ اپنے رب کو یہ مدد کے لئے پکارے تو یہ کیا کرتا ہے مذاق کرتا ہے اللہ کا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا **إِنِّي أَخَافُ** بے شک میں ڈرتا ہوں کون ڈر رہا ہے یہاں پہ فرعون کہتا ہے مجھے ڈر لگتا ہے **أَنْ يُبَدِّلَ** کہ وہ بدل دے **دِينَكُمْ** تمہارے دین کو ، اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ اے میرے درباریوں مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ تم کہیں دین ہی نہ چھوڑ دو اور دین کیا تھا؟ سورج کی پوجا کرنا سورج ان کا سب سے بڑا دیوتا تھا اور بادشاہ کو وہ سورج کا اوتار سمجھتے تھے۔ سورج دیوتا کا مظہر سمجھا جاتا تھا تو اگر قبطی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو قبول کر لیتے تو پھر کیا ہوتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قائد بن جاتے اور پھر قوم ان کے ماتحت آ جاتی تو اس سے ملک میں بغاوت پیدا ہو جاتی تو اس لئے اس نے کہا کہ وہ بدل دے تمہارے دین کو **أَوْ أَنْ يُظْهِرَ** وہ پھیلا دے۔ **فِي الْأَرْضِ** میں زمین **الْفَسَادَ** فساد ، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ زمین میں فساد پیدا کر دے۔ اچھا یہاں پر ایک اور حقیقت پتہ چلتی ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ اس کو بار بار بیان کرتے ہیں اور وہ کیا ہے کہ وہ لوگ جو برے ہوتے ہیں جو فسادی ہوتے ہیں

وہ اپنے آپ کو مصلحون کہتے ہیں اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں یہ زمین میں فساد نہ پیدا کر دے اور آپ پہلے بھی سورت البقرہ میں یہ بات پڑھ چکی ہیں کہ فاسق کیا کرتے ہیں ؟ **الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ(27- البقرہ)** "اللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ دیتے ہیں اللہ نے جسے جوڑنے کا حکم دیا ہے اُسے کاٹتے ہیں، اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں حقیقت میں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں"۔ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو سمجھایا جاتا ہے کہ تم یہ کیا کر رہے ہو تو کہتے ہیں **نَحْنُ مُصلِحُون** کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ تو ہوتا آیا ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں۔ ہوتا آیا ہے کہ فسادی اپنے آپ کو اصلاح کرنے والے بنا کر پیش کرتے ہیں ہر دور میں ہوا ہے آج کے دور میں بھی کہ لوگ برائی کا نام نیکی رکھ دیتے ہیں اچھائی رکھ دیتے ہیں تو یہاں پر بھی کیا ہے کہ یہ لوگ الجھ رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی فرعون یہ کہہ رہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ملک میں کوئی بڑا فساد نہ پیدا کر دیں اور بڑے فساد سے مراد کیا ہے؟ کہ اصل میں توحید کی دعوت جو ہے یہ شرک کے پجاریوں کو اور شرک کے جو لیڈر ہوتے ہیں ان کو بڑی گراں گزرتی ہے۔ تو اگر توحید اختیار کر لی انہوں نے جیسا کہ مکی دور میں جب مسلمانوں نے توحید اختیار کی تو مکہ کے گھر گھر میں لڑائی پیدا ہوئی ہے کسی کا مرد مسلمان ہوا کسی کی عورت تو گھروں میں لڑائی جھگڑا ہونے لگا کیونکہ توحید تو ایک اللہ کی عبادت کرنا ہے تو اہل توحید کو فرعون نے فسادی کہا اہل مکہ بھی یہ کہتے تھے کہ نئے دین سے ہمارے آباؤاجداد کو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور گھروں میں لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ فسادی وہ خود تھا غیر اللہ کی عبادت ہی فساد کی جڑ ہے لیکن وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فسادی کہتا ہے کہ اس طرح ملک میں بڑا فساد پیدا ہو جائے گا

آیت نمبر 27۔ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ

ترجمہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا "میں نے تو ہر اُس متکبر کے مقابلے میں جو یَوم الحساب پر ایمان نہیں رکھتا اپنے ر ب اور تمہارے رب کی پناہ لے لی ہے"۔

وَقَالَ مُوسَىٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا **إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي** کہ میں پناہ مانگتا ہوں اپنے رب کی اور **وَرَبِّكُمْ** اور تمہارے رب کی اب یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ جو کہا کہ میں اپنے رب کی پناہ مانگتا ہوں یہ تو سمجھ میں آتا ہے لیکن یہ کیوں کہا کہ میں تمہارے رب کی بھی پناہ مانگتا ہوں اس لئے کہ وہ اللہ کو رب تو مانتے ہی تھے سارے جیسے کہ اہل مکہ بھی مانتے تھے کہ مشکلات سے نکالنے والا بھی رب ہے بارش نازل کرنے والا بھی رب ہے تو اصل میں رب تو اللہ ہی ہے تو اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی جو غیرت ہے اس کو جوش دلانا چاہا اس کو دلیل سے قائل کرنا چاہا کہ میں جو ہوں ایمان لاتا ہوں اپنے رب پر اور تمہارے رب پر **مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ** ہر متکبر سے **مُتَكَبِّرٍ** اسم فاعل ہے اور متکبر کے معنی کیا ہیں؟ بیجا غرور کرنے والا ، حق کا انکار کرنے والا اور لوگوں کے حقوق کو جھٹلانے والا، ان کو چھوڑنے والا، اپنی ذات میں بڑا بن کر رہنے والا تو ہر متکبر سے میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ چاہتا ہوں متکبر کون ہوتا ہے؟ **لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ** جو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے یہ بات آئی

کہ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی دعا کیا تھی؟ **إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ** اس کے معنی کیا ہیں؟ اس کے معنی اصل میں یہ ہیں کہ جب بھی کوئی قوم باطل کو اختیار کرتی ہے (کوئی قوم ہو یا فرد) تو وہ متکبر ہوتی ہے اور متکبر اپنے آپ کو سب سے بڑا سمجھتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ فرعون تو متکبر ہے اور یہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے تو مفسرین یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رب کی پناہ مانگی جیسے رسول اللہ ﷺ نے بھی ایک دعا پڑھی جب دشمن کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہئے آج بھی ہم پڑھ سکتے ہیں **اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ من شرورهم»** "کہ اللہ ہم تجھ کو ان کے مقابل کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں" تو یہ وہ دعا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مانگی اور اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دعا مانگتے ہیں اچھا یہ کیوں کہا کہ متکبر وہ ہے جو آخرت کے حساب کا یقین نہیں رکھتا؟ تکبر درحقیقت حق سے اعراض کا نام ہے اب جب حق کا آپ انکار کرتے ہیں انسان کے اندر **انانیت** اور **خودپرستی** پیدا ہوتی ہے یہی تکبر ہے اور حق کا انکار انسان کیوں کرتا ہے؟ جب آخرت پر یقین نہیں رکھتا آخرت پر ایمان نہ لانا انسان کو مطلق العنان بنا دیتا ہے سپر طاقت۔ اصل میں سپر طاقت کون ہے؟ اللہ تعالی۔ تو یہاں پر بھی یہی بات بتائی جارہی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیا کرتے ہیں کہ متکبر اور ظالم سے جو آخرت کے منکر ہیں وہ اللہ کی پناہ میں آ جاتے ہیں اور میری پیاری بہنوں یہاں پر عمل کا کیا اصول پتہ چلتا ہے کہ جب ڈر ہو جب خطرہ ہو جب پریشانی ہو تو اللہ کی پناہ میں آنا چاہئے۔ اپنا آپ اللہ کے سپرد کر دینا چاہئے اور جب انسان اللہ کی پناہ میں چلا جائے تو کوئی نہیں ہے جو اس کو نقصان پہنچا سکے یہ ہے اصل بات اور یہ جو سورت غافر/ سورت المومن اس کا مرکزی نچوڑ کیا ہے؟ دعویٰ۔ **دعوت الی اللہ** اور دوسری بات کیا ہے **تفویض الی اللہ** مطلب کیا ہے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا اب آپ دیکھ لیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہہ جارہی ہے کہ اے محمد ﷺ آپ بھی اور ایمان لانے والے بھی اپنا آپ اللہ کے سپرد کر دیں دعویٰ کا کام کرنا ہے اور اپنا آپ اللہ کے سپرد کر دینا ہے اور یہی کام میرا اور آپ کا ہے کہ نیکی کا حق کا ساتھ دینا ہے اور اعتماد سے نیکی کو کرنا ہے ڈر کر نہیں، چھپ کر نہیں، پریشان ہو کر نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کردار سے کیا باتیں پتہ چلتی ہیں یہ بھی نوٹ کرتے جائیں کہ بڑے اعتماد سے فرعون کے دربار میں للکار کر جا کر دعوت دی ہے اور آگے سے ڈرتے نہیں ہیں کہ تو مجھے قتل کی دھمکی دیتا ہے بلکہ کیا کہتے ہیں کہ میں تو اللہ کی پناہ میں جا رہا ہوں تو میرا کیا کر سکتا ہے کر لے جو کرنا ہے کیا بات پتہ چلی کہ اللہ سے ان کا تعلق بڑا مضبوط تھا تو ہمیں بھی اپنا تعلق اللہ سے مضبوط کرنا چاہئے